آیات اللہ الکاملہ

اردو ترجمہ

کتاب حجۃ اللہ البالغہ

مصنفہ

حکیم امتِ محمدیہ واصل باللہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی مرحوم و مغفور

مترجمہ

مولنا مولوی خلیل احمد صاحب بن مولنا مولوی سراج احمد صاحب اسرائیلی

سنہ ۱۸۹۷ء مطابق سنہ ۱۳۱۵ھ

حسب فرمائش

کتب خانہ اسلامی پنجاب لاہور

[illegible] باہتمام [illegible] کرم بخش مالک [illegible]

بار اول ... ... (۱۵۰۰) ... ... قیمت مجلد [illegible]

اور خدا تعالیٰ کا حکم پیدا ہو کر رہتا ہے اور کواکب کے خواص کا ظاہر ہونا بھی قائم رہتا ہے۔ اور شرع میں اس نکتہ کو اس طرح پر تعبیر کیا جاتا ہے کہ کواکب کے خواص میں لزوم عقلی نہیں ہے بلکہ عادت الٰہی اس طرح جاری ہے اور یہ خواص بمنزلہ امارات اور علامات کے ہیں مگر جب کثرت سے لوگوں کو اس علم میں توغل ہو گیا اور ہمہ تن اسمیں مشغول ہو گئے تو اسواسطے اسمیں کفر اور خدا تعالیٰ پر ایمان کے قائم نہ رہنے کا احتمال پیدا ہوا کیونکہ جو شخص اس علم میں مشغول ہو رہا ہے وہ تہ دل سے کیونکر یہ بات کہہ سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل اور اسکی رحمت سے مینہ برستا ہے بلکہ وہ تو خواہ مخواہ یہی کہیگا کہ فلاں فلاں تارے کی وجہ سے برستا ہے لہذا یہ اسکو اس ایمان سے جو نجات کا دارمدار ہے ضرور مانع ہوگا اور اگر کسی شخص کو اس علم سے واقفیت نہ ہو تو اسکی ناواقفیت کچھ مضر نہیں کیونکہ خدا تعالیٰ ہی تمام عالم کا مقتضائے حکمت کے موافق انتظام کرتا ہے خواہ کوئی اس سے واقف ہو یا نہ ہو پس ضرور ہوا کہ شرع میں ایسا علم نیست و نابود کر دیا جائے اور لوگوں کو اسکے سیکھنے سے ممانعت کر دی جائے اور یہ بات ظاہر کر دیجائے کہ جسنے نجوم سیکھا اسنے جادو کا ایک شعبہ حاصل کیا جسقدر زیادہ سیکھے اسیقدر اسکا وبال۔ اسکا حال توریت و انجیل کا سا حال ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے ساتھ نہایت تشدد کیا ہے جو انکے دیکھنے کا قصد کرے کیونکہ ان دونوں میں تحریف ہو گئی ہے اور انکے دیکھنے میں احتمال ہے کہ آدمی انکو دیکھکر قرآن عظیم کی فرمانبرداری ترک کر دے۔ اسواسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے نہی فرما دی۔ یہ جو کچھ ہمنے بیان کیا ہماری رائے تھی اور ہمارے تفحص کا نتیجہ ہے پس اگر سنت سے اسکے خلاف کچھ ثابت ہو تو جو سنت سے ثابت ہو وہی بات ٹھیک ہے۔

خواب کا بیان

خواب کی پانچ قسم ہیں ایک خواب بشارت الٰہی ہوتی ہے اور ایک ان محامد و رذائل کے متمثل ہونے سے عبارت ہے جو ملکی طریقہ پر نفس کے اندر مندرج ہوتے ہیں۔ اور ایک صرف تخویف شیطانی ہوتی ہے اور ایک صرف تخیلات نفسانی ہوتے ہیں حالت بیداری میں جنکا نفس عادی ہوتا ہے قوت متخیلہ میں وہ خیالات محفوظ رہتے ہیں اور وہ خیالات مجتمعہ حس مشترک میں ظاہر ہو جاتے ہیں اور ایک خیالات طبیعیہ جو غلبۂ اخلاط اور نفس کو ان اخلاط سے ایذا پہنچنے پر بسبب حاصل ہونے سے پیدا ہوتے ہیں۔ پہلی قسم کی خواب یعنی بشارت الٰہی کی حقیقت یہ ہے کہ نفس ناطقہ کو حجابات بدنی سے بذریعہ اسباب خفیہ کے جو بالکامل معلوم نہیں ہو سکتے جب فرصت حاصل ہوتی ہے تو اسمیں اس بات کی قابلیت پیدا ہو جاتی ہے جس قسم کے علوم اسکے پاس مخزون اور مجتمع ہوتی ہیں آوے یہ خواب تعلیم الٰہی ہوا کرتی ہے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں معراج ہوئی اور خدا تعالیٰ کو ایک بہت عمدہ صورت میں آپنے دیکھا اور خدا تعالیٰ نے آپکو کفارات اور درجات تعلیم فرمائی اور ایک مرتبہ اور آپکو خواب میں معراج ہوئی اور دنیاوی زندگی سے علیحدہ ہونیکے بعد مردوں کا جو جو حال ہوتا ہے وہ آپ پر ظاہر ہوا چنانچہ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا کے واقعات آئندہ کا جو کچھ علم ہوا وہ بھی اسی قبیلہ سے تھا اور خواب ملکی کی حقیقت یہ ہے کہ انسان کے اندر دو قسم کے ملکات ہیں حسنہ اور قبیحہ مگر ان ملکات کے حسن و قبح سے وہی شخص واقف ہوتا ہے جبکہ صورت ملکی کی طرف

تجرد حاصل ہوتا ہے پس تجرد حاصل ہونے کے بعد اسکو اپنے حسنات اور سیئات صورت مثالیہ مین ظاہر ہو جاتے ہین ایسا شخص کبھی خدا تعالیٰ کے دیدار سے خواب مین مشرف ہوتا ہے اور اسکی وجہ یہ ہوتی ہے کہ وہ شخص خدا تعالیٰ کا فرمانبردار ہوتا ہے اور کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوتا ہے اور اسکی وجہ آنحضرت صلعم کا اتباع اور فرمانبرداری ہوتی ہے اور وہ فرمانبرداری اسکے دل مین مرکوز ہوتی ہے اور کبھی وہ شخص خواب مین انوار کا مشاہدہ کرتا ہے اور اسکی اصل وہ عبادات مکتسبہ ہوتی ہین جو اسکے سینہ اور اعضا مین مرکوز ہو رہی ہین یہی عبادات انوار اور پاکیزہ چیزون کی صورتین مثل شہد اور گھی اور دودھ کے ظاہر ہوتی ہین سیر جو شخص خوابکے اندر خدا تعالیٰ سے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا ملائکہ علیہم السلام کو بُری صورت یا غضب کی حالت مین دیکھے تو اسکو سمجھنا چاہیے کہ اسکا عقیدہ ناقص اور ضعیف ہے اور اسکا نفس کامل نہین ہوا اسیطرح طہارت کی وجہ سے جو انوار حاصل ہوتے ہین کبھی وہ شمس و قمر کی صورتین ظاہر ہوتے ہین — اور جو خواب تخویف شیطانی ہوتی ہے اسکی اصل حیوانات کا جو ہے اس شخص کا ڈرنا ہوتا ہے مثلاً بندر اور ہاتھی اور کتے یا کالے کالے آدمیون کا خواب مین دیکھنا انسان کو چاہیے کہ جب خواب مین ایسی چیزین دیکھے تو خدا کی پناہ مانگے یعنی اعوذ باللہ پڑھے اور اپنے بائین طرف تین مرتبہ تھوک دیوے اور جس کروٹ سے وہ لیٹا ہے وہ کروٹ بدلدے — اور جو خواب بشارت الٰہی کے قبیلہ سے ہوتی ہے اسکے لیے تعبیر ہوا کرتی اور تعبیر کا بہتر طریقہ خیالات کا معلوم کرنا ہے کہ کس چیز مین کس چیز کا مظنہ ہوتا ہے اور اس سے کیا مقصود ہوا کرتا ہے پس کبھی تو ایسا ہوتا ہے کہ مسمی سے اسم کیطرف ذہن منتقل ہو جاتا ہے جیطرح ایکمرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خواب مین اپنے آپکو عقبہ بن رافع کے گھر مین دیکھا اور اسی خواب مین آپکے پاس کوئی ابن طاب کے تازہ چھوارے لایا (ابن طاب ایک قسم کے خاص چھوارے ہوتے ہین) پس آنحضرت صلعم نے فرمایا مین نے اس خواب کی تعبیر لی کہ ہم دنیا مین رفعت یعنی سرفرازی اور آخرت مین عافیت کے ساتھ رہینگے اور ہمارا دین طیب یعنی پاکیزہ ہو گیا اور کبھی دو چیزون مین التزام ہوتا ہے اور ملزوم سے لازم کیطرف ذہن منتقل ہو جاتا ہے مثلاً کوئی شخص خواب مین تلوار کو دیکھے تو اسکی تعبیر قتال ہوگی اور کبھی ایک وصف سے ایک ذات کی طرف جو اس وصف کے مناسب ہوتی ہے ذہن منتقل ہوتا ہے جیطرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو شخص کو جنپر مال کی محبت غالب تھی خواب مین سونے کے دو کنگن کی صورتین دیکھا الحاصل ایک چیز سے دوسری چیز کیطرف ذہن کے منتقل ہونے کی مختلف صورتین ہین اور سچا خواب نبوت کے شعبون مین سے ایک شعبہ ہے اسواسطے کہ وہ ایک قسم کا فیضان غیبی اور خدا تعالیٰ کی خلق کے ساتھ ایک خاص تقرب کا اثر ہے اور نبوت کی اصل یہی ہے اور خواب کے اقسام باقیہ کی کچھ تعبیر نہین ہوا کرتی —

آداب صحبت کا بیان

معلوم کرو کہ منجملہ ان امور کے جنکو فطرت سلیمہ اور اجتماع انسانی مین باہم حاجات کا واقع ہونا اور ایتلاف کا واجب کرتے ہین ایک آداب ہین جنکا بنی آدم کے افراد باہم برتاو کرین — اکثر یہ آداب ایسے ہین کہ تمام عرب و عجم کے

کی جانب ہجرت کر جائیں اس سے وسعت کب ہے پہلے کسی قدر وسعت اور کشادگی ہو گئی جب حضرت خدیجہ رضی اللہ
عنہا اور ابو طالب آپ کے چچا کا انتقال ہو گیا اور ہاشمیوں کی جماعت اور قوت منتشر ہو گئی تو اس کی وجہ سے آپ کو
بے اطمینانی پیش آئی اور یہ امر اجمالی طور پر آپ کے قلب میں القا کیا گیا تھا کہ ہجرت سے کامیابی حاصل ہو گی اس لئے اپنے
خیال و فکر سے ہجرت کا آپ نے قصد فرمایا اور خیال ہجر یمامہ کی جانب توجہ اور میلان ہوا اور مخالف طبیعت اچھے سمجھے۔
لیکن عجلت کر کے طائف تشریف لیگئے وہاں آپ کو نہایت سخت تکلیف ہوئی اس کے بعد بنی کنانہ کی طرف تشریف
فرما ہوئے یہاں بھی کوئی خوشگوار امر پیش نہ آیا اس لئے مدت کے زمانے میں مکہ کو مراجعت کی اور آیت نازل ہوئی
وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی الا اذا تمنی القی الشیطان فی امنیتہ جب ہم نے کوئی رسول بھیجا
ہے تو اس کی یہ حالت ہوئی کہ جب اس نے کسی امر کی تمنا کی تو شیطان نے اس کی آرزو میں کوئی شے ملا دی ہے
آپ کی تمنا یہ تھی کہ جن امور کو اپنے دل میں غور کرتے تھے ان سے خدا کے وعدوں کے پورے ہونے کی خواہش رکھتے
تھے اور شیطان کا اس میں ملا دینا یہ ہوا کہ ارادہ الٰہی کے خلاف امور پیش آنے اور اعلیٰ حالات پیا یک لقا حاصل ہو گیا +
اسی اثنا میں مسجد اقصی کی سیر کرائی گئی اور وہاں سے سدرۃ المنتہی اور جو خدا کی مرضی تھی وہاں تک سیر
واقع ہوئی یہ تمام امور بدن کے ذریعہ سے ہوئے بیداری کی حالت میں لیکن ایسے موقع میں جو عالم مثال و شہود میں
برزخ کی طرح واقع ہے سب کے احکام اس میں جمع تھے۔ بدن پر تمام روح کے احکام ظاہر ہوتے۔ روح اور روحانی
امور بدنوں کی صورت میں پیش آتے اس واسطے ان واقعات میں ہر ایک واقعہ کی ایک تعبیر ہے حضرت حزقیل اور
حضرت موسے وغیرہ انبیا علیہم السلام کو بھی ایسے ہی واقعات پیش رہے تھے اور اولیاء امت کو ایسے امور پیش آتے
ہیں تاکہ ان کے برتر مقامات کی حالت ایسی ہو جیسے خواب میں دوسروں کے حالات ہوا کرتے ہیں واللہ اعلم
شق صدر اور ایمان سے اس کے بھر دینے کے معنی یہ ہیں کہ ملکی طاقت کے انوار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر غالب
ہو گئے اور طبیعت کی آگ فرو ہو گئی اور طبیعت اس قابل ہو گئی کہ جن علوم کا خطیرۃ القدس سے فاضہ کیا جائے
ان کو مطیعانہ اخذ کر سکے + اور براق پر سوار ہونے کی حقیقت یہ ہے کہ آپ کے نسمہ پر جس میں کمال حیوانی ہوتا ہے
نفس ناطقہ کا استیلاء اور غلبہ ہو گیا۔ براق پر مضبوط ہو کر سوار ہونے یعنی بہیمیت پر نفس ناطقہ کے احکام مسلط ہو گئے
اور مسجد اقصی کی طرف سیر اس طرح ہوا کہ وہ مسجد شعائر اللہ کے ظاہر ہونے کا موقع ہے ملاء اعلیٰ کی ہمتیں
اس سے متعلق رہتی ہیں انبیاء علیہم السلام کی توجہ کا وہ آماجگاہ ہے یا وہ ملکوت کے لئے ایک روشندان ہے +
اور انبیاء علیہم السلام سے ملاقات کرنا اور ان سے مفاخرت کرنا اسکی حقیقت یہ ہے کہ خطیرۃ القدس کے ارتباط اور
تعلق سے سب کا اجتماع ہوا اور ان سب میں کمالات نبوت کے اوصاف میں آپ کی خصوصیت اور فضیلت ظاہر ہوئی +
اور آسمان پر بترتیب ایک کے بعد دوسرے پر صعود کرنے کے معنی یہ ہیں کہ خاص قرارگاہ جلالت اور الوہیت تک
منزل بمنزل آپ نے ترقی کی ملائکہ سے تعارف ہوا جو وہاں مقیم ہیں ان بزرگ روحانیوں سے لقا ہوا۔ جو
آدمیوں میں سے فرشتوں میں منسلک ہو گئے ہیں ان تدبیر کا اب علم حاصل ہوا۔ جن کی وہاں وحی کی گئی اس

خصوصیت کو دریافت کیا جو اُن منازل میں حاصل ہوتی ہے۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا رونا کہ بدن سے نہ تھا بلکہ وہ اُس حالت کی تمثیل تھی جو دعوت عامہ کے جاتے رہنے سے اُن کو پیش آئی اور جس کمال کے وہ مستحق تھے اس کے پورا ہونے میں ایک حصہ کی کمی رہ گئی +

سدرۃ المنتہیٰ سے وجود کا درخت مراد ہے جس کے حصوں میں ترتیب ہوتی ہے اور اس کی تمام طاقتیں ایک ہی تدبیر میں جمع ہوتی ہیں۔ جیسے قوت غاذیہ و نامیہ وغیرہا کی سب قوتیں صورت شجری میں جمع ہوا کرتی ہیں اور اس حالت کو جس میں مجموعی اور اجمالی تدبیر کی طرف اشارہ ہو اور اس کے تمام افراد میں عموم اور کلیت ہو زیادہ تر مشابہت درخت سے ہے نہ حیوان سے۔ حیوان میں تفصیلی طاقتیں ہوتی ہیں اور ارادہ حیوانی حیثیت کے قوانین کو منصرح اور ظاہر حالت میں کردیا کرتا ہے۔ اُس درخت کی جڑ میں نہروں سے مراد وہ عالم ملکوت کی رحمت ہے جس کا وہاں سے فیضان مسلسل رہتا ہے۔ عالم شہادت کی جانب وہ جاری اور ساری رہتی ہے اُس کا اثر ہے نشو و نما اور زندگی کو بالیدہ کرنا ہے اسی لئے وہاں بعض نافع امور کی تعیین کی گئی جیسے نیل و فرات۔ اور جو انوار اس درخت کو ڈھکے ہوئے ہیں وہ الٰہی انتظامات اور رحمانی تدبیریں ہیں جنکی عالم شہادت میں ہر شے کی استعداد کے موافق چمک دمک رہتی ہے۔ اور بیت المعمور تجلی الٰہی کا نام ہے اُسی کی جانب آدمیوں کے سجدہ اور حسنات کی عاجزانہ حاجتیں متوجہ رہتی ہیں اُس کی تشبیہ بیت کے ساتھ کعبہ اور بیت المقدس کی مثال پر دی گئی ہے +

ان امور کے بعد معراج میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک ظرف دودھ کا اور ایک شراب کا پیش کیا گیا۔ آپ نے دودھ کو پسند فرمایا تب حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا آپ فطرت کی جانب رہنمائی کئے گئے اگر شراب کا پسند کرتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔ اس لئے کہ دودھ میں اشارہ تھا کہ آپ کی امت فطرت کو پسند کریگی اور شراب میں اشارہ تھا کہ دنیوی لذتوں کو پسند کرے گی۔ اور معراج ہی میں پنجگانہ نمازیں فرض کی گئیں۔ اور ثواب کے لحاظ سے وہ پچاس ہیں آہستہ آہستہ خداوند کریم نے اس پچاس کی تعداد کو ظاہر فرمایا تاکہ معلوم ہو جائے کہ نعمت بھی کامل ہو گئی اور تنگی بھی رفع ہو گئی۔ اور اس معنی کو حضرت موسیٰ کی جانب اس واسطے منسوب کیا کہ تمام انبیا میں وہ امت کی اصلاح اور سیاست سے زیادہ واقف تھے معراج کے بعد رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم قبایل عرب سے تقویت اور امداد طلب کرتے رہے لیکن انصار کو خدا نے اسلام کی توفیق دی اور انہوں نے دو بار بیعت کی ایک عقبہ اولیٰ میں دوسری عقبہ ثانیہ میں۔ اور اس کے بعد اسلام مدینہ شریف کے ہر ایک گھر میں داخل ہو گیا۔ اور خدا تعالےٰ نے اپنے نبی پر صاف طور پر ظاہر کردیا کہ دین کی ترقی جب ہی ہو گی کہ مدینہ کی طرف ہجرت کیجائے اس لیے ہجرت کا پورا قصد فرما لیا۔ اب قریش میں غصہ کی آگ اور زیادہ جوش زن ہوئی اور مختلف منصوبے کرنے لگے کہ آپ کو قتل کر دیں یا پکڑ رکھیں یا کہیں کو نکال دیں لیکن آپ خدا کے محبوب برکت والے تھے۔ خدا نے آپکے غالب ہونے کا فیصلہ کر دیا تھا اس لئے چند معجزات کا ظہور ہوا۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ غار میں داخل ہوئے تو ابوبکر صدیق کے پاؤں میں سانپ نے کاٹا اور آنحضرت نے برکت کی دعا کی اور فوراً اُن کو آرام ہو گیا۔ کفار جب غار کے منہ پر اکٹھے ہوئے